بسم اللہ الرحمن الرحیم

Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹرو ول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: میں آزاد کیتا جانکل جاؤ گھر سے		
کتاب: طلاق	باب: کنائی الفاظ	فصل:
فتوی نمبر: 574	26 جمادی الاولیٰ 1448ھ / 7 نومبر 2026ء	

سوال: اسلام علیکم میں سعودی عرب میں مقیم ہوں۔ ایک گھریلو ماں اور بیوی جھگڑے کے دوران فون پر میں نے اپنی بیوی سے پنجابی میں کئی مرتبہ کہا: "میں آزاد کیتا جانکل جاؤ گھر سے"۔ میری نیت طلاق دینے کی نہیں تھی، بلکہ جھگڑا ختم کرنے اور بیوی کو اپنے گھر بھیجنے کی تھی۔ یہ الفاظ غصے کی حالت میں کہے گئے۔ میں نے لفظ "طلاق" استعمال نہیں کیا۔ یہ میری پہلی مرتبہ کا واقعہ ہے۔ ایک دارالافتاء سے مجھے طلاقِ بائن واقع ہونے کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ میری بیوی حاملہ بھی ہے۔ براہِ کرم فقہ حنفی کے مطابق رہنمائی فرمائیں: 1. کیا ان الفاظ سے شرعاً طلاقِ بائن واقع ہوئی ہے، جبکہ میری بیان کردہ نیت طلاق کی نہیں تھی؟ 2. اگر طلاقِ بائن واقع ہوئی ہے تو کیا پہلے شوہر اور بیوی کے درمیان نئے مہر اور شرعی ایجاب و قبول کے ساتھ تجدیدِ نکاح ہو سکتی ہے؟ 3. کیا حمل کی موجودہ حالت میں تجدیدِ نکاح کی اجازت ہے، یا بچے کی پیدائش تک انتظار ضروری ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) ایس ٹی 11، میٹرو ول 3، اسکیم 33 گلشن اقبال، کراچی

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلما

واضح رہے کہ طلاق کے بعض الفاظ "صریح" ہوتے ہیں جن کے ادا کرنے سے قرینہ پائے جانے کے وقت طلاق واقع ہو جاتی ہے چاہے طلاق کی نیت نہ بھی ہو، اور کہنے والے کو اس کا علم ہو یا نہ ہو ہر صورت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے ۔ اردو زبان میں "میں نے آپ کو آزاد کیا" اور پنجابی زبان میں اس کا ترجمہ " میں آزاد کیتا " یہ طلاق کے صریح کنائی الفاظ میں سے ہے لہذا صورت مسولہ میں جب سائل نے لڑائی جھگڑے کے دوران غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو کئی مرتبہ یہ الفاظ کہے کہ " میں آزاد کیتا جانکل جاگھر سے "تو ان الفاظ سے سائل کی بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہو گی ہے اور طلاق بائن کے بعد مزید طلاق بائن واقع نہیں ہوتی اس لئے مذکورہ الفاظ کئی مرتبہ کہنے کے باوجود بھی مزید طلاق بائن واقع نہیں ہو گی، عورت کی رضامندی اور گواہوں کی موجودگی میں نئے مہر اور شرعی ایجاب و قبول (یعنی نکاح

جدید) کے بغیر رجوع بھی نہیں ہو سکتا، نکاح جدید کے بعد شوہر کو دو طلاقوں کا اختیار باقی رہ جائے گا بشرط یہ ہے کہ شوہر نے اس سے پہلے کوئی طلاق نہ دی ہو۔ تجدید نکاح عدت کے دوران (یعنی حالت حمل) میں بھی ہو سکتا ہے، اور عدت کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

الْكِنَايَاتُ (لَا تَطْلُقُ بِهَا) قَضَاءً (إلَّا بِنِيَّةٍ أَوْ دَلَالَةِ الْحَالِ) وَهِيَ حَالَةُ مُذَاكَرَةِ الطَّلَاقِ أَوْ الْغَضَبِ

(کتاب الطلاق، باب الکنایات 3/298 ط سعید)

(الصَّرِيحُ يَلْحَقُ الصَّرِيحَ وَ) يَلْحَقُ (الْبَائِنُ) بِشَرْطِ الْعِدَّةِ (وَالْبَائِنُ يَلْحَقُ الصَّرِيحَ) الصَّرِيحُ مَا لَا يَحْتَاجُ إلَى نِيَّةٍ بَائِنًا كَانَ الْوَاقِعُ بِهِ أَوْ رَجْعِيًّا فَتْحٌ ..... (لَا) يَلْحَقُ الْبَائِنُ (الْبَائِنُ)

"(قوله: لايلحق البائن البائن) المراد بالبائن الذى لايلحق هو ما كان بلفظ الكناية؛ لأنه هو الذى ليس ظاهراً فى إنشاء الطلاق، كذا فى الفتح. وقيد بقوله: الذى لايلحق إشارة إلى أن البائن الموقع أولاً أعم من كونه بلفظ الكناية أو بلفظ الصريح المفيد للبينونة كالطلاق على مال وحينئذٍ فيكون المراد بالصريح فى الجملة الثانية أعنى قولهم: والبائن يلحق الصريح لا البائن هو الصريح الرجعى فقط دون الصريح البائن... ومنها ما فى الكافى للحاكم الشهيد الذى هو جمع كلام محمد فى كتبه ظاهر الرواية حيث قال: وإذا طلقها تطليقةً بائنةً ثم قال لها فى عدتها: أنت على حرام أو خلية أو برية أو بائن أو بتة أو شبه ذلك وهو يريد به الطلاق لم يقع عليها شيء؛ لأنه صادق فى قوله: هى على حرام وهى منى بائن اهـ أى لأنه يمكن جعل الثانى خبراً عن الأول، وظاهر قوله: طلقها تطليقةً بائنةً أن المراد به الصريح البائن بقرينة مقابلته له بألفاظ الكناية، تأمل". (کتاب الطلاق، باب الکنایات ۳/۳۰۷ و ۳۰۸ ط: سعید)

(کتاب الطلاق، باب الکنایات 3/306، 308 ط سعید)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

إذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها

(کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعۃ، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ۱/۴۷۳، ۴۷۲ ط رشیدیہ)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ایچ ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاویٰ میں ہے:

اگر واقعۃً مذکورہ شخص نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ یہ کہا ہے ”میں نے تم کو آزاد کیا“، اور پھر کہا کہ: ”ماں باپ کے گھر چلی جاؤ“ تو اس سے اس کی بیوی پر ایک طلاقِ بائن واقع ہو گئی ہے، نکاح ختم ہو چکا ہے، اب اگر فریقین باہمی رضامندی سے دوبارہ ساتھ رہنا چاہیں تو گواہوں کی موجودگی میں نئے مہر کے ساتھ تجدیدِ نکاح کرنا ضروری ہے، البتہ آئندہ کے لیے صرف دو طلاقوں کا حق باقی رہے گا۔

(بیوی کو لفظ آزاد تین مرتبہ کہنا فتویٰ نمبر: 144012201393)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء

مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان

دارالافتاء

مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)

ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳

گلشن اقبال، کراچی